تصویر

مُمانعت، وعیدیں، مروّجہ شکلیں اور بچنے کا طریقہ

رسالہ ہٰذا میں قرآن وحدیث کی روشنی میں تصویر کے بنانے، کھینچنے اور رکھنے کے مُہلک اور خطرناک گناہ کو واضح کیا گیا ہے، مُمانعت اور وعیدیں ذکر کی گئی ہیں، نیز اس کی موجودہ مروّجہ شکلیں ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ اُس سے بچنے کا طریقہ کار بھی پیش کیا گیا ہے۔

مرتب

محمد سلمان غفرلہ

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تصویر کی مُمانعت، وعیدیں، مروّجہ شکلیں اور اس سے بچنے کا طریقہ کار

ایک بڑا اور سخت گناہ جس کی احادیثِ کثیرہ میں بڑی سختی کے ساتھ مُمانعت آئی ہے وہ تصویر بنانے، کھینچنے اور رکھنے کا گناہ ہے، جس میں بکثرت ابتلاء نظر آتا ہے، بلکہ اس گناہ کے کثرت سے پھیل جانے اور عام ہو جانے کی وجہ سے اب تو دلوں سے اس کی قباحت و شناعت اور گناہ ہونے کا تصوّر ہی نکلتا جارہا ہے، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ بہت سے مسلمان اس کے گناہ ہونے کو تسلیم کرنے کیلئے ہی تیار نہیں، ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں اِس گناہ سے اُن کے باز آنے اور توبہ کرنے کی کیا اُمید کی جاسکتی ہے۔

تصویر کی مُمانعت :

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”**نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّورَةِ فِي البَيْتِ، وَنَهَى عَنْ أَنْ يُصْنَعَ ذَلِكَ**“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویر رکھنے اور تصویر بنانے سے منع فرمایا۔(ترمذی:1749)

تصویر کی قباحت اور اس کی سخت وعیدیں:

تصویر کے بارے میں قرآن و حدیث کے اندر بڑی سخت اور شدید وعیدیں آئی ہیں جن کی تفصیل ذیل میں ذکر کی جارہی ہے:

نبی کریم ﷺ گھر میں کوئی تصویر نہیں چھوڑتے تھے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”**لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبُ إِلَّا نَقَضَهُ**“ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ چھوڑتے تھے جس میں تصویریں ہوں، مگر یہ کہ آپ اُس کو توڑ ڈالتے تھے۔(بخاری:5952)

اُمّ المؤمنین سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”**قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، وَعَلَّقْتُ دُرْنُوكًا فِيهِ تَمَاثِيلُ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَنْزِعَهُ فَنَزَعْتُهُ**“ نبی کریم ﷺ ایک سفر سے تشریف لائے، میں نے ایک پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں، آپ ﷺ نے مجھے اُس کے اُتار دینے کا حکم دیا تو میں نے اُتار دیا۔(بخاری:5955)

نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے زمانہ میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو جبکہ وہ بطحاء میں تھے، اِس بات کا حکم دیا کہ وہ کعبہ مشرفہ میں جائیں اور اس میں جو تصویر ہو اسے مٹا دیں۔ پس حضور اکرم ﷺ جب تک کہ اس میں سے ہر تصویر مٹا نہیں دی گئی اس میں داخل نہیں ہوئے۔(ابو داؤد:4156)

قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب تصویر بنانے والے کو ہو گا:

ایک حدیث میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: ”**إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ**“ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب اُن لوگوں کو ہو گا جو تصویر بنانے (کھینچنے) والے ہیں۔(بخاری:5950)

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:"أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ"لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن اُن لوگوں کو ہوگا اللہ تعالیٰ کی خلقت کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں(تصویر بناتے ہیں)۔(بخاری:5954)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا، أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، أَوْ قَتَلَ أَحَدَ وَالِدَيْهِ، وَالْمُصَوِّرُونَ، وَعَالِمٌ لَمْ يَنْتَفِعْ بِعِلْمِهِ"قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب اُس شخص پر ہوگا جو نبی کو قتل کرے یا نبی اُس کو قتل کرے، یا جو والدین میں سے کسی کو بھی قتل کرے، تصویر بنانے والوں کو اور وہ عالم جو اپنے علم سے فائدہ حاصل نہ کرے۔(شعب الایمان:7504)

ایک اور روایت میں ہے:"أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رَجُلٌ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، أَوْ قَتَلَ نَبِيًّا، وَإِمَامُ ضَلَالَةٍ، وَمُمَثِّلٌ مِنَ الْمُمَثِّلِينَ"قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب(ایک تو)اُس شخص کو ہوگا جس کو نبی نے قتل کیا ہو یا اُس نے نبی کو قتل کیا ہو اور(دوسرا وہ شخص جو)گمراہ کرنے والا پیشوا اور راہنما ہو اور(تیسرا وہ شخص)جو تصویر(یا مورتی اور مجسمے)بنانے والا ہو۔(مسند احمد:3868)

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:"أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ قَتَلَ نَبِيًّا، أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، أَوْ رَجُلٌ يُضِلُّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ، أَوْ مُصَوِّرٌ يُصَوِّرُ التَّمَاثِيلَ" قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب(ایک تو)اُس شخص کو ہوگا جس نے نبی کو قتل کیا ہو یا اُس کو نبی نے قتل کیا ہو یا(دوسرا)وہ شخص

ہو گا جو لوگوں کو بغیر علم کے گمراہ کرے گا، یا (تیسرا) وہ مصور ہو گا جو تصویریں (یا مورتیاں) بناتا ہو گا۔(طبرانی کبیر:10497)

ایک اور روایت میں ہے :"إِنَّ أَشَدَّ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا، أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، وَإِمَامٌ جَائِرٌ، وَهَؤُلَاءِ الْمُصَوِّرُونَ" بیشک قیامت کے دن جہنمیوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب (ایک تو) اُس شخص کو ہو گا جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہو یا اُس کو نبی نے قتل کیا ہو اور (دوسرا) وہ اِمام جو ظلم کرنے والا ہو اور (تیسرے) یہ تصویر بنانے والے۔(طبرانی کبیر:10515)

قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو جان ڈالنے کیلئے کہا جائے گا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:"مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَهُ اللَّهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا-يَعْنِي الرُّوحَ-وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا،وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"جس نے تصویر بنائی اللہ (اسے قیامت کے دن) اس وقت تک عذاب میں مبتلا رکھے گا جبتک اس میں روح نہیں ڈالے گا، اور وہ اس میں کبھی روح نہیں ڈال سکے گا اور جو شخص کسی قوم کی باتیں چھپ کر سنے اور وہ لوگ اسے پسند نہ کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔(ترمذی:1751)

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ:أَحْيُوا مَاخَلَقْتُمْ"جو لوگ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن ان کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جس کو تم نے بنایا اس کو (ذرا) زندہ تو کرو۔(بخاری:5951)

ایک روایت میں ہے: جس نے دنیا میں کوئی (جاندار کی) تصویر بنائی اُسے قیامت کے دن اس بات کا پابند بنایا جائے گا کہ اس تصویر میں روح پھونکے، لیکن وہ کبھی نہیں پھونک سکے گا۔**مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ القِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ**۔(بخاری:5959)

تصویر بنانے والا سب سے بڑا ظالم:

حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں:"**وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي؟ فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً، أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً**"اُس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو گا جو میری طرح پیدا کرنا(بنانا) چاہے، اُسے چاہیے کہ ایک چیونٹی، ایک دانہ یا جَو تو بنا کر دکھائے۔(مسلم:2111)(بخاری:5953)

تصویر بنانے والے کیلئے نبی کریم ﷺ کی بد دعاء:

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کعبہ کے اندر نبی کریم ﷺ کے پاس داخل ہوا، آپ ﷺ نے کچھ تصویریں دیکھیں تو پانی کا ایک ڈول منگایا، میں پانی لیکر آیا تو آپ ﷺ نے خود اُن تصویروں کو مٹانا شروع کر دیا اور آپ یہ کہہ رہے تھے:"**قَاتَلَ اللَّهُ قَوْمًا يُصَوِّرُونَ مَا لَا يَخْلُقُونَ**"اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو مارے جو ایسی چیزوں کی تصویریں بناتے ہیں جو وہ پیدا نہیں کر سکتے۔(مسند ابوداؤد طیالسی:657)

تصویر بنانے والا ملعون ہے:

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:"**إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الكَلْبِ، وَكَسْبِ البَغِيِّ، وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ، وَالوَاشِمَةَ وَالمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ**"نبی کریم ﷺ نے خون، کتا اور زانیہ کی اُجرت و کمائی سے

منع فرمایا اور سود کھانے والے پر، کھلانے والے پر، جسم گودنے والی عورتوں پر (جو جسم گود کر اس میں رنگ بھرتی ہیں) اور اُن عورتوں پر جو یہ کام کرواتی ہیں اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی۔(بخاری:5962)

تصویر والے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ اُنہوں نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (گھر میں داخل ہوتے ہوئے) دروازے پر رُک گئے اور داخل نہیں ہوئے، میں نے کہا: "**أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِمَّا أَذْنَبْتُ**" میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی توبہ کرتی ہوں (مجھ سے کیا خطاء سرزد ہوگئی ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "**مَا هَذِهِ النُّمْرُقَةُ**" یہ (تصویروں والا) تکیہ کیوں رکھا ہے؟ میں نے کہا: "**لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا**" تاکہ آپ اِس پر بیٹھیں اور ٹیک لگائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: "**إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ، وَإِنَّ الْمَلاَئِكَةَ لاَ تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ الصُّورَةُ**" بیشک قیامت کے دن اِن تصویروں (کے بنانے) والے لوگ عذاب دیے جائیں گے اور اُن سے کہا جائے گا: جو تم لوگوں نے تخلیق کیا ہے اُن کو زندہ کرو، اور بیشک فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔(بخاری:5957)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشاد ہے: "**لَاتَدْخُلُ الْمَلاَئِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلاَ تَصَاوِيرُ**" فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔(بخاری:5949)

ایک اور روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: "**لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ، وَلَا كَلْبٌ، وَلَا جُنُبٌ**" ملائکہ (رحمت) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر، کتایا جنبی ہو۔(ابو داؤد:4152)

ایک اور روایت میں ہے: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا کوئی تصویر ہو۔**لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ، وَلَا تِمْثَالٌ**۔(ابو داؤد:4153)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک جبرائیل نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ آج کی رات مجھ سے ملاقات کریں گے لیکن انہوں نے مجھ سے ملاقات نہیں کی۔ پھر حضور اکرم ﷺ کے دل میں خیال آیا کہ ہمارے بستر کے نیچے ایک کتے کا پلا ہے آپ ﷺ نے فوراً اُسے نکالنے حکم دیا چنانچہ اسے نکالا گیا پھر آپ نے اپنے دست مبارک پر پانی لیا اور پلے کی جگہ پر چھڑک دیا۔جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور اکرم ﷺ سے ملاقات فرمائی تو کہا: "**إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ**" ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو اور نہ تصویر والے گھر میں۔اگلے دن صبح کو حضور اکرم ﷺ نے کتوں کے قتل کا حکم دے دیا یہاں تک کہ چھوٹے کھیت کی حفاظت کے لیے کتے کو بھی مارنے کا حکم دیدیا البتہ بڑے کھیت کی حفاظت والے کتے کو چھوڑ دینے کا حکم دیا۔(ابو داؤد:4157)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ گزشتہ رات آپ کے پاس آیا تھا پس میں اِس لئے داخل نہیں ہوا کیونکہ دروازہ پر مورتیاں بنی تھیں اور گھر میں تصویروں سے منقش پردہ کا کپڑا تھا۔اور گھر میں کتا بھی تھا۔لہٰذا آپ گھر میں موجود تصاویر کے تو سر کاٹنے کا حکم دیدیجیے تو وہ درخت کی

طرح (بے جان) ہو جائیں گے اور پردہ کے بارے میں حکم دیں کہ اسے کاٹ دیا جائے پس اس میں بیٹھنے کے لئے دو مَسندیں (بیٹھنے کی گدیاں) بنا لی جائیں جو روندی جائیں گی (تو اس سے تصویر کی تعظیم کا معنی باقی نہیں رہے گا) اور کتے کو باہر نکالنے کا حکم دیدیجئے، حضور اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ وہ کتا حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا تھا جو ان کے پلنگ کے نیچے تھا پس اس کے بارے میں حکم دیا گیا تو اسے نکال دیا گیا۔ (ابوداؤد:4158)

تصویر بنانے والے پر جہنم کی ایک گردن مسلط ہو جائے گی:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: قیامت کے دن دوزخ میں سے ایک گردن نکلے گی، اُس میں دیکھنے والی دو آنکھیں ہوں گی، سننے والے دو کان ہوں گے اور بولنے والی ایک زبان ہوگی۔ وہ گردن کہے گی: "إِنِّي وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ، بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَبِالْمُصَوِّرِينَ" میں تین طرح کے لوگوں پر مسلط کی گئی ہوں: (پہلا) ہر متکبر اور ضدی انسان پر، (دوسرا) ہر اُس شخص پر جس نے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارا ہو اور (تیسرا) تصویر بنانے والوں پر۔ (ترمذی:2574)

تصویر بنانے والا جہنمی ہے، اُس کی بنائی ہوئی ہر تصویر عذاب کا ذریعہ ثابت ہوگی:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں: "كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ، يَجْعَلُ لَهُ، بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا، نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ" ہر تصویر بنانے والے کو دوزخ میں ڈالا جائے گا اور اس کی بنائی ہوئی ہر تصویر کے بدلے میں ایک شخص پیدا کیا جائے گا جو تصویر بنانے والے کو دوزخ میں عذاب دیتا رہے گا۔ اُس کے بعد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا،

فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ" اگر تمہیں تصویر ضرور ہی بنانی ہو تو درختوں کی اور غیر جاندار کی تصویر بنالو۔(مسلم:2110)

ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:"إِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الْمُصَوِّرِيْنَ بِمَا صَوَّرُوا" بیشک اللہ تعالیٰ تصویر بنانے والوں کو اُن کی بنائی ہوئی تصویروں سے عذاب دیں گے۔(کنز العمال:9637)

تصویر کی مروّجہ شکلیں:

(1)ڈرائنگ سیکھنے یا سکھانے کی غرض سے تصویر بنانا۔

(2)شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں یادگار لمحات کو محفوظ کرنے کے نام پر تصویری البم اور موویز بنانا اور اُنہیں ہمیشہ کیلئے محفوظ رکھنا۔

(3)ڈیجیٹل کیمرے کے ذریعہ جگہ جگہ تصاویر کھینچنا۔

(4)ویڈیو بنانا۔

(5)انٹرنیٹ سے تصاویر اور مختلف کلپس کو ڈاؤنلوڈ کرکے اُسے موبائل میں رکھنا، دیکھنا، دکھانا اور دوسروں کو بھیجنا۔

(6)بچوں کیلئے مختلف تصویروں والے کھلونے(toys) خریدنا، رکھنا اور بچوں کو دینا۔

(7)مرحومین کی تصاویر کو فریم کرواکر گھروں میں یادگار کے طور پر آویزاں کرنا۔

(8)مختلف بزرگانِ دین اور باباؤں کی فرضی یا اصلی تصاویر کو فریم کرواکر گھروں یا دوکانوں میں لٹکانا۔

(9)حاملہ عورتوں کیلئے گھر میں خوبصورت بچوں کی تصاویر کو چسپاں کرنا۔

(10)زینت اور خوبصورتی کیلئے گھروں یا دوکانوں میں تصاویر آویزاں کرنا۔

(11)کاروباری اور تجارتی مقاصد کیلئے مختلف جاندار چیزوں کی تصاویر کو لگانا اور اِستعمال کرنا۔

(12)کھانے ،پینے،پہننے، اوڑھنے ، بچھونے اور برتنے کی مختلف چیزوں پر تصویریں چھاپنا۔

(13)اخبارات، جرائد،رسائل،میگزین، ڈائجسٹ اور بچوں یا بڑوں کی مختلف کتب میں تصاویر چھاپنا۔

(14)مختلف چیزوں، مقامات،جانور اور اِنسانوں کے ساتھ اپنی موجودگی کو ثابت کرنے اور دکھانے کیلئے سیلفیاں لینا۔

(15)ٹی وی رکھنا اور اُن کے پروگرام دیکھنا، اگرچہ کرکٹ، خبریں اور دینی و اِسلامی پروگرام ہی کیوں نہ ہوں۔

(16)تصویروں والے کپڑے،چادر،جوتے،گھڑی یااور کوئی چیز پہننا۔

(17)جسم پر مختلف شکلوں اور تصاویر کے ٹیٹو بنوانا۔

(18)اِنعام وغیرہ میں ملنے والی ٹرافیاں جن میں بسااوقات تصویریں بنی ہوتی ہیں،اُن کا گھروں میں رکھنا۔

(19)مختلف اقسام کے بنے ہوئے یا تراشے ہوئے مجسمے خواہ وہ اِنسانوں کے ہوں یا جانوروں کے،اُن کا گھروں میں شوکیس وغیرہ میں سجاکر اور نمایاں کرکے رکھنا۔

تصویر کے گناہ ہونے کے دو درجے:

تصویر کے گناہ کے دو درجہ ہیں:(1)شرک۔(2)گناہِ کبیرہ۔

پہلا درجہ:شرک:

پہلے درجہ سے مراد یہ ہے کہ مجسمہ،مورتی یا تصویر کی پوجا اور پرستش کی جائے جیسے: ہندوؤں کے یہاں ہوتا ہے،وہ مورتیوں اور مجسموں کی پرستش کرتے ہیں اور اُن کے سامنے اپنے سر کو جھکا رہے ہوتے ہیں،یہ واضح اور صریح شرک ہے، جس کا کرنے والا مشرک ہے۔ مسلمانوں میں بھی اِس نوعیت کی ایک بڑی خطرناک شکل پائی جاتی ہے اور وہ یہ کہ بزرگانِ دین اور باباؤں کی فرضی یا حقیقی تصویروں کو فریم کرکے لٹکایا جاتا ہے اور اُس کی عزّت و تکریم کی جاتی ہے ،خوشبوؤں میں معطر کرکے رکھا جاتا ہے چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں،العیاذ باللہ ! یاد رکھئے یہ سب ایمان کو ضائع کردینے والے اُمور ہیں جن سے اگر اجتناب نہ کیا جائے تو آخرت کی ہمیشہ کی زندگی جہنم بن سکتی ہے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین

دوسرا درجہ: گناہ:

تصویر کے گناہ ہونے کی دو صورتیں ہیں:(1)تصویر سازی۔(2)تصویر استعمال کرنا۔

تصویر سازی تصویر بنانے کو کہتے ہیں جس میں تصویر کا بنانا، تصویر کا کھینچنا اور تصویر کا چھاپنا اور شائع کرنا سب داخل ہیں، اور اِس کی قباحت وشناعت اور وعید دوسرے کے مقابلے میں زیادہ سخت اور شدید ہے ،کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ خالقیت کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا ہے اور حدیث کے مطابق ایسے شخص کو قیامت کے دن اُس تصویر میں روح پھونکنے اور جان ڈالنے کیلئے کہا جائے گا، جو ظاہر ہے کہ وہ ہرگز نہیں ڈال سکتا،

پس اُسے اسی تصویر کے ذریعہ عذاب دیا جائے گا، جیسا کہ ما قبل اِس سلسلے کی احادیث گزر چکی ہیں۔

دوسری صورت تصویر رکھنا ہے، اور اس میں تصویر کو رکھنا، دیکھنا، پہننا، محفوظ کرنا، لٹکانا، آویزاں کرنا، اور اُسے استعمال کرنا سب داخل ہیں۔ اور یہ صورتیں بھی سب گناہ ہی کے زمرے میں داخل ہیں البتہ اس کا گناہ پہلے درجے یعنی تصویر سازی کے مقابلے میں کچھ کم ہے، لیکن اِس میں بھی رحمت کے فرشتے نہیں آتے اور اِنسان رحمتِ الٰہی سے محروم اور تہی دست رہ جاتا ہے۔ اِس لئے بہر حال تصویر کا کوئی بھی درجہ ہو اِنسان کو بہر صورت اس سے بچنا چاہیئے اور ایسی کوئی بھی صورت اختیار نہیں کرنی چاہئے جو اُس کیلئے دنیا و آخرت میں پریشان کُن ثابت ہو۔

تصویر کی نحوست سے کیسے بچا جائے:

(1) اللہ تعالیٰ سے صدقِ دل کے ساتھ دعاء مانگنا۔

(2) ہمت اور طاقت سے کام لینا اور اپنی تمام تر کوشش کو بروئے کار لانا۔

(3) نیک اور صالح بندوں کی صحبت۔

(4) تصاویر کے بارے میں وارد ہونے والی وعیدوں کا علم اور استحضار۔

(5) تصویر کے ماحول اور اَسباب سے گریز کرنا۔

تصویر سے حفاظت کیلئے چند اہم تجاویز:

(1) کسی بھی چیز کو خریدتے ہوئے حتی الامکان اِس بات کا اہتمام کریں کہ وہ تصویر سے پاک ہو، جیسے بچوں کیلئے کپڑے یا کھلونے میں عموماً تصویر بنی ہوتی ہے، ایسی چیزوں کو خریدنا کوئی ضروری تو نہیں اُس کے بغیر بھی تو مارکیٹ میں چیزیں مل سکتی ہیں۔

(2)اگر کوئی تصویر پر مشتمل چیز کا خریدنا ضروری ہی ہو تو اُس کی تصویر کے چہرے کو موٹے مار کر وغیرہ سے بگاڑ دیں تو وہ چیز تصویر کے حکم سے نکل جائے گی۔ گھروں میں اِس مقصد کیلئے موٹا مار کر رکھا جاسکتا ہے کہ جو بھی بازار سے سودا سلف مثلاً: صابن، سرف وغیرہ آئے تو اُسے تھیلی سے نکالنے سے پہلے ہی تصویر مٹادیں تا کہ گھروں میں تصویر رکھنے کی نوبت ہی پیش نہ آئے۔

(3)تصویر اور دیگر کئی مفاسد و نقصانات کا مجموعہ "ٹی وی" کو اپنے گھر سے نکال دیں، یہ آپ کے اور آپ کے بچوں کیلئے زہرِ قاتل ہے جو سیدھے سادے سچے مسلمان کو طاغوتی فتنوں کا شکار کر کے اُنہیں اِسلام ہی سے برگشتہ کرنے کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے، کتنی تیزی سے اِنسان کی ذہنیت تبدیل ہوتی ہے اور اِنسان کے سوچنے، اور بولنے کا اَنداز تبدیل ہو جاتا ہے، اِس کا اَندازہ وہ لوگ بہت اچھی طرح کر سکتے ہیں، جنہوں نے کچھ عرصہ اِس نحوست کا شکار رہنے کے بعد ٹی وی کو اپنے گھروں سے نکال دیا ہو تو وہ بہت واضح فرق اور تبدیلی اپنے اور اپنے گھر والوں کے اندر کرتے ہیں۔

ٹی وی کے غلط پروگرام تو غلط ہی ہیں، اُس کے دینی و اِسلامی پروگرام بھی ایسے ہوتے ہیں کہ جن کو دیکھ کر اِسلام کی اصل شکل کو ہرگز نہیں سمجھا جاسکتا، اِنسان دین کے فہم، اِسلام کی حقیقت اور شریعت کے اصل مزاج و مسلک سے نابلد رہ جاتا ہے اور دینی شوق رکھنے کے باوجود اُس کی کوئی دینی تربیت نہیں ہوپاتی، نتیجہ یہ کہ وہ ایک "لبرل اِسلام" کا حامی و گرویدہ ہو جاتا ہے، اُسے ڈاڑھی ٹوپی اور پردہ والا اِسلام نہیں بلکہ پینٹ شرٹ، کوٹ پتلون اور بے حجابی والا اِسلام اچھا لگنے لگتا ہے، شرم و حیاء اور عفت و پاکدامنی والا اِسلام نہیں بلکہ مرد و زن کے باہمی اختلاط اور ایک دوسرے سے بے محابہ

گفتگو کرنے والا اِسلام پسند آجاتا ہے، وہ اِسلام کو ایک دائمی و ہمہ گیر مذہب سمجھنے کے بجائے ایک وقتی اور عارضی موسم کی حیثیت سے دیکھنے لگ جاتا ہے، اُس کے نزدیک اِسلام کا تعلّق صرف رمضان، ربیع الاول، محرم اور چند گنے چنے ایّام اور مواقع سے ہی رہ جاتا ہے۔

(4)موبائل سے بچوں یا گھر والوں کی تصویر کھینچنے سے گریز کریں، عموماً یہ شوق بڑھتے بڑھتے اِنسان کو حدودِ شرع سے نکال دیتا ہے اور اِنسان کے دل سے تصویر کی قباحت اور بُرائی نکلتی جاتی ہے، جو یقیناً ہمارے مُعاشرے کا ایک خطرناک فتنہ ہے۔

(5)اخبارات کے اندر تصویروں کی بھرمار ہوتی ہے بلکہ بعض اخبارات میں شوبز اور تفریح(Entertainment)کے نام پر ایسی تصاویر شائع کی جاتی ہیں جن سے مُعاشرے میں فحاشی اور عُریانی فروغ پاتی ہے، دنیا کی رنگینی، نت نئے ملبوسات کی حرص اور پیسہ و مال کی دوڑ میں لگنے کا داعیہ و جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ تصاویر سے پاک اخبار مثلاً "اِسلام اخبار"، "بچوں کا اِسلام" اور "خواتین کا اِسلام" وغیرہ لگوائیں جن میں تصاویر سے حفاظت بھی رہے گی اور گھر والوں کی دینی تربیت بھی ہو سکے گی۔ اور اگر کوئی تصویروں والا اخبار لگوانا ہی ضروری ہو تو ہرگز ایسے اخبار نہ لگوائیں جو فحاشی و عُریانی کو فروغ دیتے ہیں اور جن کے اندر گھر والوں کی منفی اور غلط تربیت ہوتی ہے۔

(6)عموماً لوگ شادی بیاہ اور دیگر خوشی کی تقریبات یا تفریح اور پکنک کے مقامات میں "زندگی کے یادگار لمحات" کو محفوظ رکھنے کے نام پر تصویر سازی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور پھر اُنہیں البم وغیرہ کی صورت میں ہمیشہ محفوظ رکھنے کا اہتمام کرتے ہیں، اور یہ تصویریں گھروں میں رکھ کر رحمت کے فرشتوں سے محروم ہونے کا سامان کیا

جاتا ہے، یاد رکھیئے ! اللہ کو ناراض کر کے اِنسان جن لمحات کو "یاد گار لمحات" کہہ رہا ہوتا ہے وہ یاد گار نہیں "غضبناک لمحات" ہوتے ہیں کیونکہ اِس طرح شادی بیاہ کے مواقع پر بننے والی مووِیز اور وِیڈیوز اللہ تعالیٰ کی کھلم کھلی نافرمانی اور نبی کریم ﷺ کی اِطاعت سے اِنحراف کی شکلیں ہیں جن سے اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے، انہیں ہر گز "یاد گار لمحات" نہیں کہا جاسکتا۔ لہٰذا اِس عمومی دھوکہ سے خود بھی بچیئے اور دوسروں کو بھی آگاہ کیجئے تاکہ ہمارے گھروں سے رحمتِ خداوندی سے محرومی کی اِس شکل کا خاتمہ ہوسکے۔

تصویر کے بارے میں چند غلط فہمیاں:

(1) بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تصویر کے بارے میں جو احادیث میں وعیدیں ذکر کی گئی ہیں اُن کا تعلّق تصویر سازی سے ہے، تصویر رکھنے سے نہیں، حالآنکہ یہ غلط ہے، کیونکہ جس طرح تصویر بنانا گناہ ہے اسی طرح تصویر کا رکھنا اور اُسے اِستعمال کرنا بھی گناہ ہے، چنانچہ حدیث میں ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے گھر میں تصویر رکھنے اور تصویر بنانے سے منع فرمایا۔(ترمذی:1749)

ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:"**لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِکَةُ بَیْتًا فِیهِ کَلْبٌ وَلاَ تَصَاوِیرُ**" فرشتے اُس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔(بخاری:5949) اِس سے معلوم ہوا کہ تصویر صرف بنانا ہی نہیں بلکہ اُس کا رکھنا اور استعمال کرنا بھی گناہ میں داخل ہے اور فرشتوں کی رکاوٹ کا باعث بنتا ہے۔

(2) بعض لوگ تصویر کو صرف سایہ دار تصویر یعنی مورتیوں اور مجسموں کے ساتھ خاص کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ احادیث میں ذکر کردہ وعیدوں کا تعلّق صرف اُنہی

کے ساتھ خاص ہے، حالآنکہ یہ غلط ہے، کیونکہ احادیث میں منقوش تصاویر کو بھی ممنوع تصویر ہی کہا گیا ہے، کئی احادیث کے اندر اِس کی صراحت اور وضاحت ہے جس کو ماقبل میں وعیدوں کے اندر ذکر کردہ احادیث کے اندر دیکھا جاسکتا ہے۔

(3) بعض لوگ ساکت و بے حرکت تصاویر کو تصویر کہتے ہیں اور حرکت کرتی تصاویر کو تصویر کے زمرے میں داخل نہیں مانتے، اِسی طرح ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کو تصویر نہیں سمجھتے، اُن کے نزدیک کمپیوٹر، موبائل وغیرہ کی تصاویر "تصویر کی ماہیت و حقیقت" میں داخل نہیں، حالآنکہ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ یوں کہا جائے: "موبائل کی تصویر تصویر نہیں"، ایک طرف اُسے تصویر بھی کہا جائے اور دوسری جانب اُس کے تصویر ہونے کی نفی بھی کی جائے۔

(4) بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اِس زمانے میں تصویر سے بچنا ممکن نہیں لہٰذا ایک ناممکن کام پر بھلا کیسے عمل کیا جاسکتا ہے، یہ اُن کی غلط فہمی ہے، کیونکہ شریعت کا ہر حکم قیامت تک کیلئے ہے، یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک چیز کا حکم دیں لیکن اُس پر عمل کرنا ممکن نہ ہو، اِس سے تو "تَکلیف مَالَا یُطَاق" (یعنی ایسے حکم کا مکلف بنانا جس کی طاقت نہ ہو) لازم آئے گا جو ظلم کہلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہیں۔

ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر بھی جائز نہیں:

ڈیجیٹل کیمرے کی تصاویر کو تصویر کی ماہیت میں داخل کہا جائے یا نہیں اور وہ حقیقت میں تصویر ہیں یا نہیں، اِس بحث میں پڑے بغیر اِنتہائی ادب کے ساتھ یہ ذکر کردینا ضروری ہے کہ ایسی تصاویر بھی جائز نہیں اور ترقی یافتہ اِس دَور میں تصویر کی کی اِس جدید شکل سے بچنا بھی نہایت ضروری ہے، اور اِس کی مندرجہ ذیل چند وجوہات ہیں:

(1)ڈیجیٹل کیمرے کی تصاویر کو بھی عرف اور استعمال میں "تصویر" ہی کہا اور سمجھا جاتا ہے، کوئی شخص اُن کو تصویر کے علاوہ کوئی اور نام دینے کیلئے تیار نہیں۔

(2)موجودہ زمانہ میں ڈیجیٹل کیمرے کی تصاویر کے جواز کے فتویٰ کو صحیح طرح سے نہ سمجھنے کی وجہ سے اس فتویٰ کا بہت زیادہ غلط استعمال ہو رہا ہے، تصویر کے جواز کی آڑ میں بات کہاں سے کہاں پہنچتی جارہی ہے، ڈرامے، فلمیں، گانے، نامحرم کی تصاویر اور اُن پر مشتمل پروگرام اور کلپس لوگوں کے موبائلوں میں بھرے ہوئے ہیں، فیس بک، ٹوئٹر، واٹس ایپ اور دیگر سوشل میڈیا کے ذرائع سب نامحرموں کی تصاویر اور اُن کی ویڈیوز کا میدان بنے ہوئے ہیں، نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے جائز تعلّقات و روابط کی راہیں کھل رہی ہیں اور ایک خلقِ کثیر حلال و حرام اور جائز و ناجائز کے فرق کے بغیر ایسی گندگیاں دیکھ رہی اور پھیلا رہی ہے، مُعاشرہ میں فحاشی و عُریانی کو بہت تیزی سے فروغ مل رہا ہے اور ستم یہ ہے کہ یہ سب "ڈیجیٹل کیمرے کی تصاویر کی حلّت" کے فتویٰ کی آڑ میں کیا جارہا ہے، ایسے میں خاموش تماشائی بنے رہنا بندہ ناچیز کے ناقص علم اور ذرّہِ بے مقدار سمجھ کے مطابق درست نہیں، لہٰذا اسے ناجائز ہی سمجھنا، کہنا اور بتانا چاہیئے تاکہ بدتمیزی اور بدتہذیبی کے اِس سیلاب کے آگے بند باندھے جاسکیں اور کچھ نہ ہو تو کم از کم اس کو گناہ اور ناجائز تو سمجھا جائے تاکہ اس کی قباحت اور شناعت تو دلوں میں باقی رہے، کیونکہ اس کی برکت سے جلد یا بدیر توبہ کی توفیق کی اُمید قائم رہتی ہے۔

(3)ڈیجیٹل کیمرے کی تصاویر کے بارے میں موجودہ زمانے کے محقق علماء کرام کی دو رائے ہیں، گویا یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے، ایسے میں خود شریعت ہی کا یہ حکم ہے کہ

اِنسان کو احتیاط اور غیر مشکوک صورت پر عمل کرنا چاہیئے تاکہ خلافِ شرع سے یقینی اجتناب کیا جاسکے۔ ذیل میں اِس سلسلے کی چند روایات ملاحظہ فرمائیں:

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: "إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ" جب تمہارے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اُسے چھوڑ دو۔ (مسند احمد: 22166)

ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: "تَدَعُ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ وَإِنْ أَفْتَاكَ الْمَفْتُونَ" ایسی چیز کو ترک کردو جو تمہیں شک میں ڈالتی ہو اور وہ چیز اختیار کرو جو تمہیں شک میں مبتلاء نہ کرے، اگرچہ تمہیں مفتی (جواز کا) فتویٰ ہی کیوں نہ دیں۔ (طبرانی کبیر: 22/78)

ایک صحابی نے سوال کیا: "فَمَنِ الْوَرَعِ؟" یارسول اللہ! متقی و پرہیز گار کون شخص ہے؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "الَّذِي يَقِفُ عِنْدَ الشُّبْهَةِ" وہ شخص جو شبہ کے وقت (عمل کرنے سے) رُک جائے۔ (طبرانی کبیر: 22/78)

ایک روایت میں ہے، نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا: "الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ"......... الخ۔ حلال بھی واضح اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ اُمور مشتبہ ہیں، بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ وہ حلال میں سے ہے یا حرام میں سے، پس جس نے اپنے دین اور عزّت کی حفاظت کی غرض سے اُن کو ترک کردیا وہ سلامتی پاگیا اور جو ایسے اُمور میں پڑگیا تو قریب ہے کہ وہ حرام میں پڑجائے گا، جیسا کہ وہ شخص جو "حِمیٰ" (کسی حاکم وغیرہ کے جانوروں کیلئے مخصوص کردہ جگہ) کے گرد جانور چَراتا ہے وہ قریب ہے کہ "حِمیٰ" میں واقع ہوجائے، یاد رکھو! ہر

بادشاہ کی ''حمیٰ'' ہوتی ہے، یاد رکھو اللہ کی ''حِمیٰ'' اُس کے حرام کردہ احکام ہیں، (پس اُن کے قریب بھی نہیں جانا چاہیئے)۔(ترمذی:1205)

☆............☆............☆